Gohar e tehqeeq گوہر تحقیق
گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونیورسٹی بہاول پور

Year 2025; Vol 04 (Issue 01)

P. 47-56 https://journals.gscwu.edu.pk/

حمنہ حمید

ایجوکیٹر گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول، 17ڈی این بی

ڈاکٹر زینت افشاں

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، فیڈرل اردو یونی ورسٹی آرٹس، سائنس اور ٹیکنالوجی، اسلام آباد

Hamna Hameed
Educator Government Girls Elementary School 17 /DNB Yazman

Dr. Zeent Afshan
Assistant Professor Department of Urdu   Federal Urdu University Arts, Science and Technology Islamabad

برصغیر کے شعراء اقبال کی نظر میں

In the eyes of Iqbal, the poets of the subcontinent

Abstract:
Life is made up of love, longing and struggle and this is the most beautiful and magnificent aspect of Universe in the sight of Iqbal. Iqbal also emphasizes the importance of a dynamic and passionate life. A person who shuns struggle is like a lifeless body. Allama always likes such personalities which introduced a road map to a new world into existence. Allama has also mentioned many famous poets of subcontinent in his Urdu poetry. Such as Iqbal was inspired by the poetic thoughts of Mirza Ghalib and spiritual and mystical ideas of Baidal. Besides this many other poets are also mentioned in his Urdu poetry. The one who brings Iqbal's vision into reality will be the true inheritor of Islam.

Keywords: Iqbal – Passionate Life – Personalities – Ghalib – Baidal – Poets of Sub Continent – vision

زندگی عشق، طلب اور جدوجہد سے عبارت ہے۔ تخلیقی کائنات اور کار کائنات کا ماحصل بھی یہی ہے۔ کچھ ہستیاں نبض کائنات میں گرمی عشق کی بدولت مداخل ہو جاتی ہیں۔ علامہ اقبالؒ بھی یہ سراغ زندگی پا کر امر ہو گئے۔ وہ مرد مومن سے مخاطب ہیں کہ تقدیر کے پابند تو نباتات و جمادات ہیں۔ مومن فقط احکام الٰہی نے فراست پا کر تقدیر الٰہی کا مظہر بن جاتا ہے۔ علامہؒ جہاں اپنی دانش سے راہبر فرزانہ بنتے ہیں وہی ان کے کلام میں کئی مشاہیر عالم کا تذکرہ نظر آتا ہے۔ ان مشاہیر میں برصغیر کے نامی گرامی شعرا حضرات بھی شامل ہیں۔ ذیل میں علامہ کے اردو کلام میں برصغیر کے شعرا حضرات کے متعلق علامہ کے خیالات کو پیش کیا گیا ہے۔

مسعود سعد سلمان:-

مسعود سعد سلمان 438 ہجری (1048ء) سے 440 ہجری (1050ء) کے درمیان لاہور میں پیدا ہوا سلطان ابراہیم کے عہد میں وہ اپنی شاعری کی بدولت سلطان کے دربار سے وابستہ ہوا. (1)

ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں:

> "شیرانی کے خیال میں پنجاب میں پنپنے والی اردو کا سب سے پہلا شاعر مسعود سعد سلمان (وفات 1121ء) صاحب دیوان تھا لیکن اب اس کا دیوان ناپید ہے۔ شیرانی سے قبل ڈاکٹر اسپرنگر بھی مسعود سعد سلمان کے دیوان کا تذکرہ کر چکے ہیں"۔ (2)

علامہؒ کی نظر نے بھی مسعود سعد سلمان کا احاطہ کیا ہے:

ہے یاد مجھے نکتہ سلمان خوش آہنگ

دنیا نہیں مردانِ جفاکش کے لیے تنگ (بال جبریل۔ ص61)

نظامی گنجوی:-

"حکیم ابو محمد نظام الدین الیاس بن یوسف روسی اذربائجان کے شہر گنجہ کے نواحی علاقے اران میں پیدا ہوئے ان کی ولادت 530 ہجری (1135ء) سے 540 ہجری (1145ء) کے درمیان ہوئی"۔ (3)

حکیم ابو محمد الیاس جمال الدین (وفات تقریبا 610ھ) بارھویں صدی کے فارسی زبان کے ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ (4)

"جاوید سے" کے عنوان کے تحت نظم میں علامہؒ اپنے فرزند جاوید سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں تم سے ویسی ہی نصیحت آمیز بات کہتا ہوں جیسی نظامی گنجوی نے اپنے بیٹے کو کی تھی اور آخر میں نظامی گنجوی کا فارسی شعر درج کرتے ہیں:

ے اپنے نور نظر سے کیا خوب

فرماتے ہیں حضرت نظامی

جائے کہ بزرگ بایدت بود

فرندیءِ من ندار دت سود (ضرب کلیم۔ ص76)

امیر خسرو:۔

"امیر خسرو" ابوالحسن یمین الدین جو 1253ء میں پیدا ہوئے اور 1325ء میں وفات پائی۔ ریختہ اور فارسی کے ایک اعلیٰ درجے کے شاعر تھے۔ موسیقی سے انتہائی رغبت تھی۔ ایرانی موسیقی کو ہندوی موسیقی میں مدغم کر کے انھوں نے نئے راگ اور راگنیاں ایجاد کیں جس سے موسیقی کو نیا آہنگ عطا ہوا۔(5) علامہؒ کو بھی موسیقی سے دلچسپی تھی یہ دلچسپی انھیں امیر خسرو کی نغمگی کا اعتراف کراتی ہے۔

ے رہے نہ ایبک و غوری کے معرکے باقی

ہمیشہ تازہ و شیریں ہے نغمۂ خسرو (بال جبریل۔ ص60)

ابوالفضل فیضی:۔

ابوالفضل فیضی (1595-1547ء) اکبر کا درباری شاعر تھا۔ اکبر نے اسے ملک الشعراء کا خطاب دیا۔ تاریخ، فلسفہ، طب اور ادبیات میں مہارت رکھتا تھا۔(6) علامہ نے نظم "تہذیب حاضر" میں فیضی کے شعر کی تضمین کی ہے۔ اس نظم میں علامہؒ تہذیب حاضر میں تدبر اور تخیل کی پستی کی بات کرتے ہیں:

ے حیات تازہ اپنے ساتھ لائی لذتیں کیا کیا

رقابت، خود فروشی، ناشکیبائی، ہوسناکی (بانگ درا۔ ص171)

عرفی:۔

سید محمد جمال الدین (936-999ھ) عرفی کے تخلص سے شاعری کی دنیا میں اپنی پہچان بنائی۔ اکبر کے دربار سے بھی وابستہ رہے۔(7) ڈاکٹر محمد ریاض کے مطابق:

"عرفی کے کلام کی نمایاں خصوصیات جوش و ولولہ اور درس خودداری ہے۔ اقبال عرفی کی ان شاعرانہ اداؤں کے اس قدر دلدادہ تھے کہ مثنوی اسرار خودی کے پہلے ایڈیشن میں تعریفی اشعار لکھے۔" (8)

"عرفی" کے عنوان کے تحت علامہؒ نے ایک نظم لکھی۔ اس نظم میں علامہ عرفی کی تربت سے شکوہ کناں ہیں کہ دنیا میں بے چینی اور بے قراری باقی نہیں رہی جبکہ حرکت ہی زندگی کا نام ہے۔ اس کا جواب نظم کے آخر میں عرفی کے فارسی الفاظ میں علامہؒ دیتے ہیں کہ تو اپنے ساز کی آواز میں اضافہ کر دے کیونکہ اونٹ پر زیادہ بوجھ ہو تو وہ سست ہو جاتا ہے اس وقت اونٹ ہانکنے والے کو اپنی آواز کی لے بڑھانا پڑتی ہے۔

ے
محل ایسا کیا تعمیر عرفی کے تخیل نے
تصدق جس پہ حیرت خانۂ سینا فارابی
فضائے عشق پر تحریر کی اس نے نوا ایسی
میسّر جس سے ہیں آنکھوں کو اب تک اشک عنابی (بانگ درا۔ ص182)

خوشحال خاں خٹک:-

آپ سرائے اکوڑا جسے ملک پور بھی کہا جاتا تھا میں سال 1022 ہجری بمطابق 1613 عیسوی میں پیدا ہوئے۔(9) پشتو زبان کے مشہور شاعر خوشحال خاں خٹک کے نام بھی بال جبریل میں ایک نظم ہے۔ جس میں ستاروں پر کمند ڈالنے والے نوجوانوں سے محبت کا اظہار ملتا ہے۔ نظم کے صفحے پر حاشیہ میں درج ذیل عبارت تحریر ہے:

"خوشحال خاں خٹک پشتو زبان کا مشہور وطن دوست شاعر تھا جس نے افغانستان کو مغلوں سے آزاد کرانے کے لیے سرحد کے افغانی قبائل کی ایک جمعیت قائم کی ، قبائل میں صرف آفریدیوں نے آخر دم تک اس کا ساتھ دیا۔ اس کی قریبا ایک سو نظموں کا انگریزی ترجمہ 1862ء میں لندن میں شائع ہوا تھا"۔ (10)

ے
کہوں تجھ سے ہم نشیں دل کی بات
وہ مدفن ہے خوشحال خاں کو پسند
اڑا کر نہ لائے جہاں بادِ کوہ
مغل شہسواروں کی گرد سمند (بال جبریل، ص131)

غنی کاشمیری:-

غنی کاشمیری (1669-1630ء) کا اصل نام ملا طاہر غنی تھا۔ فارسی زبان کے شاعر تھے۔ انھوں نے کچھ شعر ریختہ میں بھی کہے۔ کشمیری ادب کا بڑا نام ہے۔ تمام زندگی کشمیر میں بسر کی۔(11) علامہؒ نے پیام مشرق میں غنی کی زندگی کے ایک واقعہ کو

نظم کیا ہے کہ غنی جب گھر کے اندر موجود ہوتا تو دروازہ بند رکھتا اور جب باہر جاتا تو گھر کا دروازہ کھلا چھوڑ جاتا، لوگوں کے تعجب پر اس نے یہ وجہ بیان کی کہ گھر میں میرے علاوہ کوئی چیز قیمتی نہیں (12) علامہؒ کی نظم "خطاب بہ جوانان اسلام" میں آخری شعر حافظ شیرازی کا ہے جس میں کشمیر کے فارسی شاعر غنی کو مخاطب کیا گیا ہے:

غنی روزِ سیاہ پیر کنعاں را تماشا کن
کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخا را (بانگ درا۔ ص136)

مرزا بیدل:-

"میرزا عبدالخالق کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا یہ سن 164 کا واقعہ ہے" (13) یہ بچہ اردو ادب کی دنیا میں مرزا بیدل کے نام سے مشہور ہوا۔ ابو اللیث صدیقی اپنے مضمون "اقبال اور بیدل" میں لکھتے ہیں:

"اقبال نے مولانا روم کو جابجا اپنا پیرو مرشد اور ہادی ور ہنما بتایا ہے پیر رومی کے علاوہ کم اور لوگ ایسے ہیں۔ جنھیں اقبال سے اس اعزاز کا مستحق سمجھا ہے اور ان میں سے ایک مرزا بیدل بھی ہیں" (14)

اقبال اور بیدل صوفی شعرا ہیں۔ اقبال بیدل کے مداح ہیں کہ ان کو بیدل کے کلام میں اپنا فلسفہ زندگی دیکھائی دیتا ہے کہ بیدل بھی وصل کو مرگ قرار دیتا ہے۔ علامہ بھی بیدل کی مانند بہشت کی یک رنگی کو بے کیف قرار دیتے ہیں۔ مرزا بیدل نے وحدت الوجود کے فلسفے پر بڑی خوبصورتی سے روشنی ڈالی کہ بظاہر بے قیمت صفر اکائی کے ساتھ اضافہ کرتے چلے جانے سے بے حد ہو جاتا ہے۔ مگر یہی صفر کم کرتے چلے جانے سے پھر محض اکائی رہ جائے گی۔ بیدل اورنگ زیب عالمگیر کے عہد کے شاعر تھے وہ ایک صوفی منش شاعر تھے وہ تصوف کو محض دنیا سے الگ ہونے نام نہیں سمجھتے تھے۔ اسی لیے اقبال کے ہاں ان کی بڑی قدر ہے۔ اقبالؒ نے ایک نظم "مرزا بیدل" کے عنوان سے اُن کے نام کی ہے۔ نظم کے آخر میں آخری شعر علامہؒ نے مرزا بیدل کا ہی تحریر کیا ہے:

مرزا بیدل نے کس خوبی سے کھولی یہ گرہ
اہل حکمت پر بہت مشکل رہی جس کی کشود
چل اگرمی داشت و وسعت بے نشاں بود ایں چمن
رنگ مے پیہروں نشت از بسکہ مینا تنگ بود

مرزا مظہر جانِ جاں:-

مرزا مظہر (1699-1781ء) کا نام جانِ جاں، تخلص مظہر اور ان کا لقب شمس الدین حبیب اللہ تھا۔ مرزا مظہر نے ایہام گوئی سے شاعری کا رخ فطرت اور حقیقت کی طرف موڑا جس کی بنا پر انھیں ردّ عمل کی تحریک کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔(15)

ارمغان حجاز میں ایک نظم کے آخر میں مرزا جانِ جان کا فارسی شعر علامہؒ درج کرتے ہیں:

؎ صدائے تیشہ کہ برسنگ میخورد گر است
خبر بگیر کہ آوازِ تیشہ و جگر است (ارمغان حجاز۔ ص186)

یہ شعر مرزا مظہر جان جاں کے مشہور بیاض خریطہ جواہر سے لیا گیا ہے۔

مرزا غالب:-

غالب (1797-1869ء) کے متعلق ڈاکٹر جمیل جالبی کہتے ہیں:

"غالب ہی اپنے دور کے حاصل ہیں" (16)

اقبال غالب کی شوخی تحریر کو زندگی کی علامت قرار دیتے ہیں۔ اقبال کی شعری کے ابتدائی دور میں غالب کی طرح آرزوئں دیکھائی دیتی ہیں۔ اردو ادب میں زبان و بیان کی لطافت و ملاحت کا سہرا غالب کے سر ہے جو اپنی شاعری میں کبھی صوفی دکھائی دیتا ہے کبھی رند۔ "مرزا غالب" کے عنوان کے تحت بانگ درا میں علامہؒ کی نظم موجود ہے جس میں علامہؒ، غالب کو نہایت خوب سراہتے ہوئے کہتے ہیں کہ محفلِ ہستی تیری کشتِ فکر سے سرمایہ دار ہے۔

؎ عظمت غالب ہے اک مدّت سے پیوندِ زمیں
مہدی مجروح ہے شہر خاموشاں کا مکیں (بانگ درا۔ ص61)

؎ آہ تو اجڑی ہوئی دلی میں آرامیدہ ہے
گلشنِ ویمر میں تیرا ہم نوا خوبیدہ ہے (بانگ درا۔ ص13)

؎ اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
غالب کا قول سچ ہے تو پھر ذکر غیر کیا (بانگ درا۔ ص222)

؎ مرزا غالب خدا بخشے بجا فرما گئے
ہم نے یہ مانا دلی میں رہیں کھائیں گے کیا؟ (بانگ درا۔ ص223)

امیر مینائی:-

امیر مینائی(1900-1829ء)کا نام امیر احمد مینائی تھا۔گھریلو ماحول درویشی اور پرہیز گاری کے رنگ میں رنگا ہوا تھا۔شاعری کے علاوہ ان کے نثری فن پارے بھی اہمیت رکھتے ہیں۔(17)علامہؒ اپنی نظم "داغ" میں امیر مینائی کو ان الفاظ میں سراہتے ہیں:

ے توڑ ڈالی موت نے غربت میں مینائے امیر
چشمِ محفل میں ہے اب تک کیف صہبائے امیر (بانگ درا۔ص61)

داغ دہلوی:-

لال قلعے میں پرورش پانے والے داغ دہلوی(1905-1831)نے قلعے کے اس عیش ونشاط کا دور دیکھا جس کا اثر اُن کی شاعری پر غالب رہا کہ حالی کو اُن کی شاعری کو غیر اخلاقی شاعری کہنا پڑا۔(18)علامہؒ نے شاعری کے ابتدائی دور میں بذریعہ خط وکتابت داغ سے اصلاح لی۔"داغ" کے عنوان کے تحت بانگ درامیں موجود نظم میں علامہؒ داغ کی وفات پر افسردگی کا اظہار کرتے ہیں۔

ے چل بسا داغ آہ میت اس کی زیب دوش ہے
آخر شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے (بانگ درا۔ص62)

ے نالہ کش شیراز کا بلبل ہوا بغداد پر
داغ رویا خون کے آنسو جہاں آباد پر (بانگ درا۔ص98)

ے اشک کے دانے زمین شعر میں بوتا ہوں میں
تو بھی روائے خاک دلی داغ کو روتا ہوں میں
وہ گل رنگین تیرا رخصت مثال بو ہوا
آہ!خالی داغ سے کاشانہ اردو ہوا (بانگ درا۔ص62)

مہدی مجروح:-

میر مہدی مجروح(1903-1833)کا اصل نام میر مہدی حسن دہلوی تھا۔غالب کے شاگرد تھے۔شاگرد بھی ایسے خاص کہ غالب اُن کو اپنا فرزند کہتے تھے۔مجروح کا کافی کلام شائع ہونے سے رہ گیا بس ایک دیوان موجود ہے۔(19)

علامہؒ اُن کے متعلق فرماتے ہیں:

ے عظمت غالب ہے اک مدّت سے پیوند زمین
مہدی مجروح ہے شہر خموشاں کا مکین (بانگ درا۔ ص 61)

الطاف حسین حالی:۔

الطاف حسین حالی(1914-1837)نے شاعری کو قومی مقاصد کے تحت برتا۔ عشق و عاشقی کی شوریدہ سری جو اردو شاعری کا خاصہ بن چکی تھی اس آنچ کو حالی نے دھیما کیا۔ " مدو جزر اسلام" میں اسلامی تاریخ کو باکمال طریقے سے بیان کیا۔ حالی نے شاعری کے علاوہ سوانح نگاری بھی کی۔ جن میں "حیات جاوید"، یادگار غالب، شیخ سعدی اہم ہیں ۔(20) بزم دہلی کے حالی کا تذکرہ اقبال فرماتے ہیں:

ے اٹھ گئے ساقی جو تھے میخانہ خالی رہ گیا
یادگار بزم دہلی ایک حالی رہ گیا (بانگ درا۔ ص 62)

ے ہاتف نے کہا مجھ سے کہ فردوس میں ایک روز
حالی سے مخاطب ہوئے یوں سعدیءِ شیراز
کچھ کیفیت مسلم ہندی تو بیاں کر
واماندہءِ منزل ہے کہ مصروف تگ و تاز؟ (بانگ درا۔ ص 188)

ارشد گورگانی:۔

ے جس کے دم سے دلی ولاہور ہم پہلو ہوئے
آہ! اے اقبال وہ بلبل بھی اب خاموش ہے

مولانا غلام رسول مہر کے مطابق درج بالا شعر میں غالبا ارشد گورگانی دہلوی کے انتقال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ارشد گورگانی کا تعلق دہلی کے شاہی خاندان سے تھا۔ ملازمت کے سلسلے میں لاہور مقیم رہے اور انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسوں میں اپنا کلام سناتے رہے۔(21)

مولانا شبلی نعمانی:۔

جوش و جذبے سے بھرپور شاعر بھی تھے اور تاریخ دان و سوانح نگار بھی شمس العماء مولانا شبلی نعمانی (1914-1857) نے برصغیر کے مسلمانوں کو اُن کے عہد رفتہ کی یاد دلائی۔ علامہؒ کے استاد پروفیسر آرنلڈ کی شاگردی میں بھی رہے۔(22)

"شبلی و حالی" کے عنوان کے تحت بانگ درا میں نظم موجود ہے۔ جس میں علامہ شبلی و حالی کے راہ عدم کے مسافر بننے پر دُکھ کا اظہار کرتے ہیں:

؎ شبلی کو رو رہے تھے ابھی اہل گلستاں

حالی بھی ہو گیا سوئے فردوس رہ نورد (بانگ درا۔ ص169)

علامہ کی وسیع النظری کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ علامہ کی نظر صرف برصغیر کے شعراء کرام کی طرف مبذول نہیں رہی بلکہ مغربی ادباء اور شعراء بھی ان کے زیر مطالعہ رہے۔ علاوہ ازیں مذہبی شخصیات، سیاسی قائدین اور مفکرین دنیا کا ذکر بھی موجود ہے۔ اور تو اور دوست احباب کو بھی علامہ نے اپنے کلام میں جگہ دی ہے۔ یہ کہ انہوں نے عقل و عشق کی گھتیاں ہی نہیں سلجھائی ہیں بلکہ کارحیات ان کے پیشِ نظر رہے۔ دنیا کے کسی شاعر کے ہاں مشاہیر کا اس قدر تذکرہ نظر نہیں آتا جو علامہ کے کلام میں جا بجا نظر آتا ہے۔ یہی اقبال کی بلند اقبالی کا ثبوت بھی ہے۔۔ دل بینا بھی کر خدا سے طلب۔ کہ دل کا نور آنکھ کا نور نہیں۔

حوالہ جات:

01۔ محمد ریاض،ڈاکٹر، صدیق شبلی،ڈاکٹر "فارسی ادب کی مختصر ترین تاریخ"،(دہلی: بسمہ کتاب گھر،2002ء)،ص154,155

02۔ ایضاً، ص29

03۔ ایضاً، ص52

04۔ محمد ریاض،ڈاکٹر، "اقبال اور فارسی شعراء"، ص77

05۔ جمیل جالبی،ڈاکٹر، "تاریخ ادب اردو، جلد چہارم"،(لاہور: مجلس ترقی ادب،2015ء)،ص33،34

06۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد15،(لاہور: جامعہ پنجاب)،ص1088۔1089

07۔ محمد ریاض،ڈاکٹر، "اقبال اور فارسی شعرا"، ص229

08۔ ایضا، ص230

09۔ خدیجہ بیگم فیروزالدین،ڈاکٹر، مترجم: ڈاکٹر محمد نسیم اقبال خٹک," خوشحال خان کھٹک حیات و فن"،(اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان،2004ء)،ص79

10۔ محمد اقبال، علامہ، "بالِ جبریل"،(لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب، 1991ء)،ص131

11۔ محمد ریاض،ڈاکٹر، "اقبال اور فارسی شعرا"، ص245

12۔ ایضا، ص246

13۔ نبی ہادی،ڈاکٹر، "میرزا بیدل"،(علی گڑھ: شعبہ فارسی مسلم یونیورسٹی،1982ء)،ص7

14۔ ماہ نو، "اقبال صدی نمبر"، 1977ء، ص62

15۔ جمیل جالبی،ڈاکٹر، "تاریخ ادب اردو"، جلد دوم، ص290

16۔ ایضاً، جلد چہارم، ص34

17۔ ایضاً، ص1427

18۔ ایضاً، ص1480

19۔ محمد فیروز،ڈاکٹر، "میر مہدی مجروح: حیات و تصانیف"،(نئی دہلی: اردو اکادمی،1999ء)،ص23،22

20۔ سلیم اختر،ڈاکٹر، "اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ"،(لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز،2005ء)،ص339،337

21۔ غلام رسول مہر، مولانا، " مطالب بانگ درا"،(شیخ غلام علی اینڈ سنز،1997ء)،ص475

22۔ سلیم اختر،ڈاکٹر، "اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ"، ص340